

# تعارف

کسی شخص کا یہ دعویٰ کرنا کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے ہم کلام ہوتا ہے اور اس نے مجھے اپنا برگزیدہ مامور ٹھہرایا ہے اور مجھے علم لدنی سے سرفراز فرمایا ہے اور مجھے تمام دنیا پر فضیلت عطا فرمائی ہے اور اس نے مجھے حکم دیا ہے کہ اس کی طرف سے رسول ہو کر تمام مخلوق کو اس کی طرف بلاؤں۔ یہ اتنا غیر معمولی اور جرأت مندانہ دعویٰ ہے کہ کوئی عقلمند انسان اس سے عدم تو جہی نہیں برت سکتا۔ دنیا کی ادنیٰ ادنیٰ حکومتیں جب کسی کو اپنا نمائندہ یا سفیر بنا کر کسی دوسرے ملک کو بھیجتی ہیں تو بڑی سے بڑی جابر حکومتیں بھی اسکی بات سننے اور اسکی طرف توجہ کرنے پر مجبور ہو جاتی ہیں۔ کجایہ کہ تمام کائنات کے خالق و مالک جس کی مٹھی میں یہ سارا جہاں ہے۔ جو ہر چیز کو نیست سے ہست میں لایا۔ اور جب چاہے اسے ایک طرفۃ العین میں پھر ہستی سے نیستی کی طرف لوٹا سکتا ہے۔ اسکی طرف سے آنے والے پیغامبر سے لا پرواہی اور عدم تو جہی کا حق جائز سمجھا جائے۔

جو شخص خدا تعالیٰ کی ہستی کا قائل نہیں وہ بھی یہ موقف اختیار نہیں کر سکتا کیونکہ اسکی عقل مجبور کرتی ہے کہ جس طرح وہ اور دنیوی صداقتوں کے پیش کرنے والوں کے دعویٰ کی چھان بین کرتا ہے اسی طرح وہ مدعی ماموریت کے دعویٰ کی بھی پوری سنجیدگی سے چھان بین کرے اور اسکے پیش کردہ دلائل کو زیر غور لائے۔ پھر اگر اسکی سمجھ میں آجائے تو قبول کر لے ورنہ رد کر دے لیکن وہ یہ موقف تو کسی طرح بھی اختیار نہیں کر سکتا کہ مجھے ان دعاوی پر غور کرنے یا اسکی جانچ پڑتال کرنے کی سرے سے ضرورت ہی نہیں۔

جو شخص کسی نہ کسی مذہب سے وابستہ ہے اور خدا تعالیٰ کی ہستی کا قائل ہے اور یقین رکھتا ہے کہ ازمنہ سابقہ میں وقتاً فوقتاً اللہ تعالیٰ اپنے پیغامبر مبعوث کرتا رہا ہے۔ اسکی مقدس کتابیں اسے بتاتی

ہیں کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے یا دنیا کی تاریخ محفوظ ہے واقعی اللہ تعالیٰ کے ہزاروں ہزار ایسے مامور اس دنیا میں آئے جن کا مقصد خالق اور مخلوق کے رشتہ کو صحیح بنیادوں پر قائم کرنا تھا۔ وہ کسی طرح بھی ایسے مدعی سے اپنی آنکھیں بند نہیں کر سکتا۔ بعث بعد الموت کا عقیدہ ہر مذہب میں پایا جاتا ہے اور ہر مذہب ہی آدمی یقین رکھتا ہے کہ اسے ایک نہ ایک دن موت ضرور آنی ہے اور مرنے کے ساتھ ہی وہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش ہوگا اور پراسے اس بات کا جواب دینا ہوگا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے مامور کی آواز کا کیا جواب دیا۔ اسلام میں تو اس پر خاص زور دیا گیا ہے۔ صحیح بخاری میں فتنۃ القبر کا تفصیلی ذکر ہے۔ جب قبر میں منافق سے سوال کیا جائے گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے تو وہ جواب میں کہے گا ”أَذَرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُ“۔ یعنی میری ذاتی تحقیق تو کوئی نہیں ہے البتہ لوگوں سے بہت سی باتیں سنی تھیں۔ جو کچھ لوگ سنی سنائی کہتے رہے میں بھی کہتا رہا۔ یہ جواب ہر گز قابل قبول نہیں ٹھہرایا جائے گا۔ اس سے ظاہر ہے کہ ہر شخص پر یہ واجب قرار دیا گیا ہے کہ وہ ایسے مدعی کے دعویٰ کی بذات خود چھان بین کرے اور پھر دیانت داری سے کسی نتیجہ پر پہنچے۔ عدم مصروفیت کا بہانہ کسی کام نہیں آئے گا۔ ہمارے اس زمانہ میں بھی ایک مدعی ماموریت کی صدا پنجاب کے ایک چھوٹے سے گاؤں سے بلند ہوئی ہے جس نے اعلان کیا ہے:

”میں نے بار بار بیان کر دیا ہے کہ یہ کلام جو میں سناتا ہوں یہ قطعی طور پر خدا کا کلام ہے جیسا کہ قرآن اور توریت خدا کا کلام ہے اور میں خدا کا ظلی اور بروزی طور پر نبی ہوں۔ اور ہر مسلمان کو دینی امور میں میری اطاعت واجب ہے اور مسیح موعود ماننا۔ اور ہر ایک جس کو میری تبلیغ پہنچ گئی ہے گو وہ مسلمان ہے مگر مجھے اپنا حاکم نہیں ٹھہراتا اور نہ مجھے مسیح موعود ماننا ہے اور نہ میری وحی کو خدا کی طرف سے جانتا ہے وہ آسمان پر قابل مواخذہ ہے کیونکہ جس امر کو اس نے وقت پر قبول کرنا تھا اس کو رد کر دیا“

یہ دعویٰ اتنا بڑا دعویٰ ہے کہ خواہ کوئی شخص کیسے ہی خیالات کیوں نہ رکھتا ہو یہ ہو۔ یہودی ہو۔ عیسائی ہو۔ ہندو ہو یا کسی مذہب کا پیرو ہو اس دعویٰ سے آنکھیں بند کر لینے کا حق نہیں رکھتا کیونکہ اگر یہ دعویٰ سچا نکلا تو مالک یوم الدین کے مواخذہ سے رہائی کیسے ہوگی؟

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے اس دعویٰ کی تشہیر اور تبلیغ کے مفوضہ فرض کو ادا کرنے کے لئے سینکڑوں اشتہار۔ خطوط اور اسی کے قریب مستقل تصانیف شائع کیں۔ علاوہ ازیں آپ کے اصحاب نے آپ کے پر معارف کلام کو جو آپ نے اپنی مجالس میں یا جلسہ سالانہ

کے اجتماعات میں بصورت گفتگو یا تقریر ارشاد فرمایا ملفوظات کے نام سے اسی وقت لکھ کر ڈائری وغیرہ کی صورت میں حضرت مسیح موعود کی زندگی میں ہی شائع کر دیا۔ بعد میں پڑھنے والوں کی آسانی کے لئے حضور کی کتب میں سے اور ان کے کاغذات میں سے الہامات اکٹھے کر کے الگ کتاب کی صورت میں تذکرہ کے نام سے شائع کئے گئے ہیں۔ اسی طرح اردو، فارسی اور عربی منظوم کلام درمبین اردو، درمبین فارسی، اور القصائد الاحمدیہ کے نام سے علیحدہ شائع کئے گئے ہیں۔ نیز حضور نے جہاں کہیں بھی قرآن کریم کی کسی آیت کی تفسیر بیان کی ہے اسے بھی علیحدہ شائع کیا گیا ہے۔ حضور کے تمام کلام کو ایک DVD میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ مرتبہ یقین اور سند کے لحاظ سے اول نمبر پر آپ کی اپنی تصنیفات ہیں جو آپ نے خود بغرض اشاعت تالیف فرمائیں۔ ملفوظات کا نمبر ان کے بعد ہے مگر جہاں تک جماعت کی تربیت کا سوال ہے ملفوظات کا مرتبہ ایک لحاظ سے حضرت مسیح موعود کے کلام کی جملہ اقسام میں سے اول نمبر پر سمجھا جاسکتا ہے کیونکہ یہ وہ کلام ہے جو حضرت مسیح موعود نے اپنے احباب اور متبعین کو براہ راست مخاطب کر کے فرمایا۔ اس لئے جہاں تک تربیت اور اصلاح نفس کا تعلق ہے ملفوظات میں جملہ اقسام کی نسبت سب سے بڑا ذخیرہ پایا جاتا ہے۔

اصل لطف تو حضور کی کتب، ملفوظات اور اشتہارات کو اول تا آخر پڑھنے میں ہی ہے۔ ہر جلد میں مضامین کا تفصیلی انڈیکس شامل ہے جن سے مضامین کی تلاش کی جاسکتی ہے۔ لیکن ان لوگوں کے لئے جن کے پاس وقت کی کمی ہے کوشش کی جارہی ہے کہ ان کے استفادہ کے لئے مضامین کا کمپیوٹرائزڈ انڈیکس بنادیا جائے۔ سر دست حضور کی کتب، ملفوظات، اور مجموع اشتہارات کی ایک فائل بنا کر ان کا ایک انڈیکس بنادیا ہے۔ نیز ان کتب میں جن جگہوں پر کوئی مضمون بیان ہوا ہے وہاں اپنی سمجھ کے مطابق بک مارک لگادئے گئے ہیں تاکہ اس مضمون کے متعلق اقتباسات دیکھنے میں آسانی ہو۔ مختلف الموضوع کتب میں سے عنوان وار اقتباسات نکالنا آسان کام نہیں اس سے مفہوم ضائع ہو جانے کا ڈر ہوتا ہے۔ بہر حال کوشش کی گئی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ترتیب اور تسلسل قائم رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب دینی علوم کا ایک بیش قیمت خزانہ ہیں اور یہ خیال کرنا کہ انڈیکس میں کتب کے تمام مضامین آگئے ہیں درست نہیں ہوگا۔

کتب کے انڈیکس کے تیار کرنے میں مکرم میر داؤد احمد مرحوم سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ کی کتاب مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام سے مضامین اور حوالے اخذ کرنے میں مدد ملی گئی ہے۔ نیز کتب میں جو اپنا انڈیکس دیا گیا ہے اس کی مدد سے مضامین ترتیب دینے کی کوشش کی گئی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کو CD/DVD میں منتقل کرنے کی تحریک مکرم و محترم احسان اللہ ظفر صاحب امیر جماعت احمدیہ یو. ایس. اے نے کی اور اس کے لئے انہوں نے اپنے پاس سے روحانی خزانے اور ملفوظات کا سیٹ مہیا کیا۔ ہم ان کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے ہمیں اس خدمت کی طرف توجہ دلائی۔ دعا ہے کہ یہ کوشش حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام دور دور تک پہنچانے میں مدد و معاون ہو۔ آمین۔

طالب دعا

چودھری عطا الرحمن

ڈاکٹر لطف الرحمن

ڈاکٹر افضال الرحمن